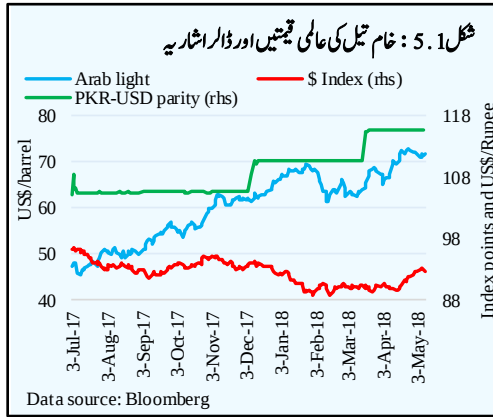


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جولائی تا مارچ 2018ء کے دوران پاکستان کے بیرونی توازن نے زیادہ تر عالمی کرنسی اور اجناس کے تحریکات میں تبدیلیوں، ترقی یافتہ معیشتوں کی بحالی اور مجموعی ملکی طلب کی پائیداری سے اثرات قبول کیے (شکل 5.1)۔ اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی کمزوری اور ترقی یافتہ معیشتوں میں معاشی بحالی کے باعث برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر سے پاکستان کی زرمبادلہ میں وصولیوں کو تقویت ملی ہے، البتہ تیل کی قیمتوں کے بڑھنے اور مشینری، ٹرانسپورٹ اور دھاتوں کی بلند درآمدی ادائیگیوں نے ملک کے جاری کھاتے کو مسلسل دباؤ میں رکھا (جدول 5.1)۔ نتیجتاً کسی ایک مالی سال میں جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران ملک کو جاری کھاتے کے بلند ترین خسارے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔



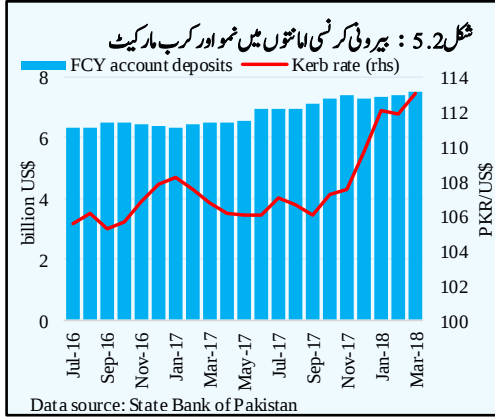
قرضوں کی خالص تقسیم میں کمی کے ساتھ جزدانی رقوم کی آمد میں خاصے اضافے اور خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں معمولی نمو جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ چونکہ کچھ درآمدات کی ادائیگیاں بین البینک منڈی سے کی گئی تھیں جس سے بین البینک منڈی میں زرمبادلہ کی سیالیت کم ہو گئی۔ پورے سال کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی توقعات کے مستحکم ہونے کی وجہ سے بینکوں کی ایف ای 25 امانتوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس کے نتیجے میں دسمبر 2017ء اور مارچ 2018ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے پہلے کرب شرح اکتوبر 2017ء میں تیزی سے بڑھ گئی تھی (شکل 5.2)۔¹

¹ اس بات کے خاصے منقولی شواہد موجود ہیں کہ خردہ سرمایہ کاروں اور عوام نے پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی توقعات کے باعث مبادلہ کمپنیوں (یعنی کرب مارکیٹ) سے ڈالر کی خریداری شروع کر کے انہیں اپنے بیرونی کرنسی کھاتوں میں ڈپازٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.1: پاکستان کی ادا بیگیوں کا توازن (ارب ڈالر)					
جولائی تا مارچ			تیسری سہ ماہی		
م 17ء	م 18ء	مطلق تبدیلی	م 17ء	م 18ء	مطلق تبدیلی
-8.0	-12.1	-4.1	-3.3	-4.2	-0.9
-18.5	-22.3	-3.8	-7.1	-7.7	-0.6
16.3	18.3	2.0	5.7	6.5	0.8
34.8	40.6	5.8	12.8	14.2	1.4
7.8	9.8	2.0	2.8	3.5	0.7
27.0	30.8	3.8	10.0	10.7	0.7
-2.9	-3.9	-1.0	-0.6	-1.2	-0.6
0.6	0.0	-0.6	0.6	0.0	-0.6
-3.4	-3.6	-0.2	-1.0	-1.0	0.0
1.4	1.8	0.4	0.5	0.6	0.1
16.8	17.7	0.9	5.5	5.8	0.3
14.1	14.6	0.5	4.6	4.9	0.3
0.3	0.3	0.0	0.2	0.1	-0.1
-6.3	-7.7	-1.4	-1.6	-1.3	0.3
2.0	2.1	0.1	0.6	0.6	0.0
0.6	2.4	1.8	-0.1	0.0	0.1
1.0	2.5	1.5	0.0	0.0	0.0
0.6	2.4	1.8	-1.2	-0.7	0.5
-3.7	-3.3	-0.4	1.0	0.6	-0.4
1.2	2.3	1.1	-0.3	0.7	1.0
1.8	0.6	-1.2	0.9	0.0	-0.9
0.9	0.2	-0.7	0.4	0.0	-0.4
16.5	11.6	-4.5	16.5	11.6	-2.5
21.6	17.8	-3.6	21.6	17.8	-2.4
0.0	-9.2	-	-0.2	-4.4	-

ایسے حالات میں مرکزی بینک کے لیے زرمبادلہ کی سیالیت کا انتظام خاصا دشوار ثابت ہوا۔ اس مدت میں سرکاری جزدانی رقوم کی آمد کے باعث



دسمبر 2017ء میں اضافے کے علاوہ زر مبادلہ کے سرکاری ذخائر میں مسلسل کمی اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار کو مستحکم رکھنے کی کوششوں پر اثر انداز ہوئی۔ آخر مارچ تک زر مبادلہ کے ذخائر 4.5 ارب ڈالر کی کے ساتھ گر کر 11.6 ارب ڈالر پر آ گئے، جو دو مہینوں سے زائد کے سامان تجارت کے درآمدی اخراجات کی ادائیگی کے لیے کافی تھا۔

زر مبادلہ کے ذخائر کا بیلنس بلاشبہ تشویش کا باعث ہے تاہم سال گزرنے کے ساتھ تجارتی کھاتے میں کچھ بہتری آئی ہے۔ مالی سال

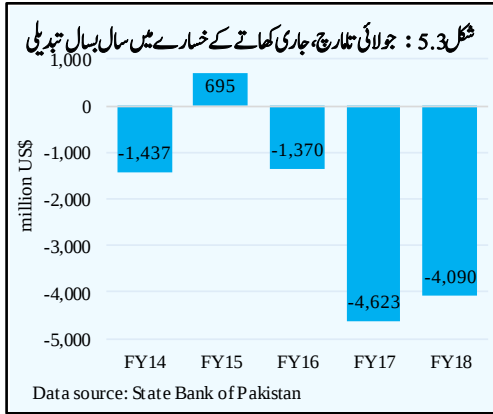
17ء میں کمزور کارکردگی دکھانے کے بعد جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران پاکستانی برآمدات میں وسیع البینا بحالی دیکھی گئی۔ چاول اور ٹیکسٹائل نے مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا جبکہ چینی، گندم، پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کا حصہ بھی خوش آئند رہا۔

اس کے برعکس درآمدات کے معاملے میں جولائی تا مارچ م س 18ء کے دوران درآمدی ادائیگیوں میں 72.0 فیصد کے سال بسال اضافے میں توانائی، مشینری اور دھاتوں کے زمروں کا کردار اہم رہا۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سی پیک منصوبوں کے لیے پہلے درآمد کی گئی مشینری کی ادائیگیاں اب بین البینک منڈی سے کی جا رہی ہیں۔ تاہم اسی مدت کا کسٹم ڈیٹا درآمدی مشینری میں سال بسال کمی کا عکاس ہے (سکشن 5.5)، جس سے نشانہ دہی ہوتی ہے کہ ان درآمدات کی ادائیگی کا دباؤ جلد ختم ہو جائے گا۔²

اس سے قطع نظر مشینری کی درآمدی ادائیگیوں کی مطلق شدت ابھی تک کافی زیادہ ہے، اور مالی سال 18ء کے ہر مہینے میں اس کی اوسط 720.2 ملین ڈالر کی رہی ہے۔ یہ ان بھاری ادائیگیوں کے لیے مناسب وقت نہیں ہے کیونکہ یہ ایسے وقت میں کی گئی ہیں جب خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔³ بلند قیمتوں نے نہ صرف ملک کی خام تیل کی درآمدات میں خاصا اضافہ کر دیا ہے بلکہ اس نے سال کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں کمی کے مثبت اثر کو بھی زائل کر دیا۔

² سال گزرنے کے ساتھ ساتھ مشینری کی درآمدی ادائیگیوں میں سال بسال نمو کم ہو چکی ہے۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 46.3 فیصد تھی، جو دوسری سہ ماہی میں گر کر 23.3 فیصد پر آ گئی اور تیسری سہ ماہی میں مزید کمی کے بعد 3.0 فیصد ہو گئی۔

³ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں سعودی لائٹ آئل کی قیمتیں اوسطاً 22.0 فیصد زیادہ تھیں (ماخذ: بلومبرگ)۔



مختصر یہ کہ اس وقت دو اہم خدشات لاحق ہیں: بیرونی دھچکوں کے مقابلے میں ملک کی کمزوری اور زرمبادلہ کے ذخائر میں بتدریج کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے ادائیگیوں کے توازن کے خسارے کی مالکاری کی صلاحیت۔ خوش آئند مہنگائی اور برآمدات اور ترسیلات زر کے مثبت امکانات اور غیر توانائی درآمدی ادائیگیوں میں متوقع کمی سے ریلیف کے پیش نظر ملک کی معاشی نمو کے امکانات حوصلہ افزا ہیں۔ تاہم جب تک جاری کھاتے کے توازن میں خاصی بہتری نہیں ہوتی تب تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر ادائیگیوں کا دباؤ برقرار رہے گا۔

جس کے نتیجے میں بیرونی مالکاری کے مسلسل بندوبست کی ضرورت ہوگی تاکہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو اطمینان بخش سطح پر رکھا جاسکے۔⁴

5.2 جاری کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو ایک مالی سال میں جولائی تا مارچ کی مدت کا بلند ترین خسارہ ہے۔ گزشتہ برس کی اسی مدت میں جاری کھاتے کا خسارہ صرف 8.0 ارب ڈالر تھا۔ تاہم دو برسوں میں پہلی مرتبہ اس کے

جدول 5.2: خدمات میں پاکستان کی تجارت (جولائی تا مارچ)						
مؤ (فیصد)	مالیت (ارب ڈالر)					
	م 18ء	م 17ء	م 16ء	م 18ء	م 17ء	م 16ء
برآمدات	-10.5	5.6	-14.1	3.9	4.3	4.1
درآمدات	7.3	13.3	-2.5	7.7	7.2	6.4
تجارتی توازن	33.8	27.0	28.7	-3.9	-2.9	-2.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بڑھنے کی رفتار کم ہوئی ہے (شکل 5.3)۔ یہ سست روی درآمدات کے دباؤ میں کمی کا نتیجہ تھی جو سی پیک کے تحت گزشتہ دو برسوں میں توانائی اور

⁴ اپریل میں سرکاری سیال ذخائر کمی کے بعد 10.9 ارب ڈالر پر آگئے اور حکومت نے چین کے ایک کمرشل بینک سے 1.0 ارب ڈالر کا قرضہ لیا۔

انفراسٹرکچر کے منصوبے شروع ہونے سے بڑھ گیا تھا۔ شرح مبادلہ میں رد و بدل سے بھی برآمدات کی نمو اور برطانیہ اور امریکہ سے ترسیلات زر کی حوصلہ افزا آمد سے جاری کھاتے کے خسارے میں توسیع کو قابو میں رکھنے میں مدد ملی۔

5.2.1 خدمات کی تجارت⁵

سامان تجارت کے تجارتی خسارے میں توسیع کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں خدمات کا خسارہ سال بسال بنیادوں پر ایک تہائی سے زیادہ اضافے کے ساتھ بڑھ کر 3.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ خدمات کی برآمدات 10.4 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 3.9 ارب ڈالر جبکہ خدمات کی درآمد 7.3 فیصد بڑھ کر 7.7 ارب ڈالر ہو گئی (جدول 5.2)۔

خدمات کی برآمدات میں بڑا حصہ حکومتی اشیا و خدمات کی برآمدات کا ہوتا ہے جو 38.0 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 957.0 ملین ڈالر پر آ گئیں۔ اس زمرے کے تحت رقوم کی آمد سفارتی اور دفاعی ضروریات کے تحت موصول ہونے والی رقوم پر مشتمل ہوتی ہے، جس میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولیاں بھی شامل ہیں۔ مالی سال 17ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 550.0 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔ مالی سال 18ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی عدم موجودگی میں حکومتی خدمات کی برآمد میں کمی متوقع تھی۔ اس کے علاوہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں ٹیلی مواصلات، کمپیوٹر اور اطلاعات کی خدمات کی درآمد 13.4 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 787.0 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔

اہم زمروں میں جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمدات 3.0 ارب ڈالر کی سطح پر رہیں، جو گزشتہ برس کے 2.8 ارب ڈالر زیادہ ہے۔ خدمات کے کھاتے کا سب سے بڑا ذیلی جز فریٹ کی درآمد ہے، جو اس مدت میں 15.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ فریٹ کے بلند چارجز کو تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے سے بھی مزید تحریک ملی۔

⁵ اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ بینک دولت پاکستان کے مرتب کردہ ڈیٹا پر مبنی ہے۔ یہ ڈیٹا بی بی ایم (EBOS-2010) درجہ بندی کے مطابق دیا جاتا ہے جو MSITS-2010 کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.3: پاکستان کو کارکنوں کی ترسیلات زر (ملین ڈالر)				
کل	تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ	
	م 17ء	م 18ء	م 17ء	م 18ء
501	14,606	14,105	326	387
خلیج تعاون کونسل	8,603	8,929	122	441
سعودی عرب	2,902	2,783	324	59
متحدہ عرب امارات	1,343	1,160	827	209
دبئی	1,007	1,104	373	146
ابوظہبی	662	811	99	545
خلیج تعاون کونسل کے دیگر ممالک	333	281		
غیر جی سی سی ممالک	552	520		
امریکہ	1699	2077		
برطانیہ	567	667		
یورپی یونین	561	680		
دیگر	102	566		
	469	1,446		

ذرائع: ماخذ: بینک دولت پاکستان

خدمات کی درآمدات کے اخراجات کا تقریباً 23.5 فیصد دیگر کاروباری خدمات پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں پیشہ ورانہ، تکنیکی اور انتظامی مشاورتی خدمات شامل ہیں۔ اس زمرے میں چین اور امریکہ اہم سروس پرووائیڈر ہیں اور ان کی پاکستان کو برآمدات کی مالیت بالترتیب 542.1 ملین ڈالر اور 397.2 ملین ڈالر بنتی ہے۔⁶

5.2.2 کارکنوں کی ترسیلات زر

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کی جانب سے بھیجی گئی ترسیلات زر 3.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں (جدول 5.3)۔ متحدہ عرب امارات کے علاوہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک خصوصاً سعودی عرب سے رقوم کی آمد میں کمی کا رجحان بدستور جاری ہے۔ سعودی حکومت کی جانب سے مالیاتی یکجائی اور ملازمتوں کو قومیاں کی پالیسی کے باعث ملک میں بیرونی افرادی قوت کی طلب محدود ہو گئی ہے اور یہ صورتحال بھی بڑی تعداد میں غیر ملکی کارکنوں کی اپنے ممالک میں واپسی پر منتج ہوئی ہے۔

⁶ چین سے کاروباری خدمات کی درآمدات 415.3 ملین ڈالر اور ہانگ کانگ سے 126.8 ملین ڈالر تھیں۔

خلیج تعاون کو نسل کے بقیہ ممالک کے رجحان کے برعکس جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں متحدہ عرب امارات سے ترسیلات زر میں 122.0 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا، جس کا اہم سبب دبئی سے بھیجی جانی والی رقوم میں 441.0 ملین ڈالر کا اضافہ ہے۔ اکتوبر 2014ء کے بعد سے دبئی سے ترسیلات زر تیزی سے بڑھی ہیں اور دوسری اہم ریاست ابوظہبی سے کمی کے باوجود یہاں سے رقوم کی آمد مضبوط رہی۔ خلیج تعاون کو نسل کے دیگر ممالک کے مقابلے میں متحدہ عرب امارات سے ترسیلات زر کی رقوم کی آمد پیچیدہ ہے۔ متحدہ عرب امارات سے پاکستان کو ماضی قریب میں موصول ہونے والی کارکنوں کی ترسیلات کا مزید تجزیہ باکس 5.1 میں کیا گیا ہے۔

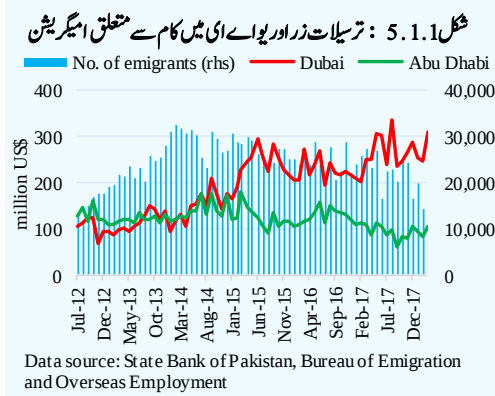
خوش قسمتی سے غیر جی سی سی ممالک سے موصول ہونے والی ترسیلات زر نے خلیج کے علاقے سے رقوم کی آمد میں کمی کی تلافی کر دی۔ امریکہ اور برطانیہ میں بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیوں کے باعث بیرونی گاری کی شرح میں کمی اور پاکستانی روپے کے مقابلے میں ان ممالک کی کرنسیوں کی قدر بڑھنے کے نتیجے میں ان راہداریوں سے ترسیلات زر بڑھ گئیں۔

آگے چل کر توقع ہے کہ حالیہ ٹیکس اصلاحات سے امریکی معیشت کو مزید تحریک ملے گی کیونکہ ملک میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکہ میں روزگار کی بلند سطح کے باعث امکان ہے کہ پاکستان کو رقوم کی ترسیلات مزید بڑھیں گی۔ سعودی عرب بھی بحیرہ احمر پر ”نیوم“ نامی ایک بڑا شہر بسانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ سعودی عرب میں افرادی قوت کی طلب میں دوبارہ اضافے سے مستقبل قریب میں وہاں سے ترسیلات زر کے رجحان میں تبدیلی آسکتی ہے۔

باکس 5.1: دبئی اور متحدہ عرب امارات کے دیگر علاقوں سے ترسیلات کی آمد کے محرکات

دبئی سے موصول ہونے والی رقوم کے باعث متحدہ عرب امارات پاکستان کو ترسیلات زر بھیجنے والا دوسرا بڑا ملک ہے۔ دبئی مشرق وسطیٰ کا کمرشل مرکز ہے، یہ متحدہ عرب امارات کی سات ریاستوں میں سے ایک ہے اور اس کا تیل پر انحصار بہت کم ہے۔ رواں دہائی میں دبئی کی ریاست نے انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر بھاری سرمایہ کاری کی ہے جس کے نتیجے میں خاص طور پر 2012ء سے پاکستان سے افرادی قوت کی طلب تیزی سے بڑھ گئی (شکل 5.1.1)۔

اکتوبر 2014ء میں منی لانڈرنگ جرائم کے انسداد کے وفاقی قانون کے نفاذ کے وقت ابوظہبی سے موصول ہونے والی ترسیلات زر دبئی جتنی ہی تھیں۔ متحدہ عرب امارات کی وفاقی قومی کونسل کی جانب سے منظور کیے گئے انسداد منی لانڈرنگ کے قانون میں غیر قانونی تنظیموں کو رقوم کی فراہمی کی ممانعت کرتے ہوئے ضوابطی حکام اور عدالتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ منی لانڈرنگ یا دہشت گردی کی مالکاری سے متعلق رقوم کو منجمد کر دیں۔ اس کے ساتھ یہ وضاحت بھی کی گئی تھی کہ منی لانڈرنگ خود ایک جرم ہے۔



پاکستانی معیشت کی کیفیت

تب سے دہائی سے ترسیلات زری تیزی سے بڑھی ہیں اور خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باعث کساد بازاری جیسی صورت حال کے باوجود اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مذکورہ حالات نے بعض ممالک کو ملازمتوں میں کٹوتی کے اقدامات پر مجبور کر دیا ہے۔

چند مستثنیات کو چھوڑ کر اس کی کچھ معاشی وضاحتیں ہو سکتی ہیں۔⁷ مثلاً، دہائی کی معیشت تیل پر کم انحصار کرتی ہے، تیل کی قیمت میں کمی کے رد عمل میں جی سی سی کے بیشتر ممالک کے مقابلے میں ڈاؤن سائزنگ کی شدت دہائی میں کم تھی۔ زیادہ تر کارکن وہیں مقیم رہے اور اپنی بچتیں گھر واپس بھیجتے رہے۔ دوسرا، دہائی سے زرمبادلہ رقوم کی آمد کاسب وہاں پر انسداد مٹی لائڈرنگ کی نگرانی کے اداروں کی جانب سے سخت جانچ پڑتال بھی ہو سکتی ہے کیونکہ حالیہ برسوں میں یہ ریاست ایک اہم عالمی مالی مرکز کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ مذکورہ اقدامات سے دہائی اور پاکستان کے درمیان ہنڈی / حوالہ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔

تیسرا یہ کہ حکومت پاکستان نے ترسیلات کے لین دین پر زیادہ باقاعدگی سے ری بیٹ دینا شروع کر دیا ہے، جس سے متحدہ عرب امارات میں ترسیلات منتقل کرنے والے اداروں کو قانونی ذریعہ اختیار کرنے کی ترغیب مل سکتی ہے۔

حال ہی میں دسمبر 2017ء کے دوران حکومت پاکستان نے پاکستان ری بیٹس انی شیڈو کے تعاون سے دہائی میں 'فرسٹ پاکستان ری بیٹس سمٹ 2017ء' کا انعقاد کیا۔ اس سربراہی اجلاس کا مقصد بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور ترسیل کنندہ انجنیئروں کو قانونی ذرائع سے رقوم بھیجنے کی ترغیب دینا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ دیگر کے علاوہ اس اقدام کے نتیجے میں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں ترسیلات زری میں 149.0 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا (جدول 5.3)۔

اگر ایسے اقدامات دیگر خلیجی ممالک میں بھی کیے جائیں تو خلیج تعاون کونسل کے کوریڈور سے کارکنوں کی ترسیلات زری میں کمی کارجان بدلنے میں مدد مل سکتی ہے۔

5.3 مالی کھاتہ

اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران 7.7 ارب ڈالر کی مالی رقوم کی آمد گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ تھی لیکن یہ مذکورہ مدت میں جاری کھاتے کے خسارے کا جزوی احاطہ کر سکی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں معمولی اضافے کے علاوہ حکومت کی جانب سے بیرونی مالکاری کے لیے رجوع کرنے کے نتیجے میں جزدانی سرمایہ کاری رقوم کی آمد خاصی بلند رہی اور سرکاری قرضوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں اور غیر بینک نجی فرموں کی جانب سے بیرونی قرض گیری کی سطح گزشتہ برس کے مقابلے میں کافی کم رہی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا، تاہم غذائی اشیاء اور الیکٹرانکس میں گزشتہ برس تحویل کی مد میں یکبارگی موصول ہونے والی رقوم کو منہا کرنے سے رواں سال بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں نمو بڑھ کر

⁷ دہائی اور متحدہ عرب امارات کی دیگر ریاستوں سے ترسیلات زری کی آمد کے رجحان میں بہتری لانے کے لیے کئی مسائل کو احتیاط سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ اول، متحدہ عرب امارات کی ریاتیں ایک دوسرے کے قریب ہیں اور بھیجنے کے ذرائع کا پھیلاؤ خارج از امکان نہیں۔ دوم، ترسیلات بھیجنے والے اداروں کے بیشتر صدر و قاتر دہائی میں واقع ہیں، جس کی وجہ سے دیگر ریاستوں سے رقوم کی آمد میں کمی ہو جاتی ہے، اور سوم، پاکستان سے کام کے لیے متحدہ عرب امارات جانے والے کارکنوں کے تفصیلی ماہانہ اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، جن سے ترسیلات کے درست ذریعے کی نشاندہی میں مدد مل سکتی تھی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

جدول 5.4: پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد (جولائی تا مارچ) ملین امریکی ڈالر			
تبدیلی	م 18ء	م 17ء	مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
89	2,094	2,005	مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
263	525	263	تعمیرات
244	712	468	بجلی
75	-33	-108	ٹیلی مواصلات
26	256	230	مالی کاروبار
-417	93	509	غذا
-110	42	151	الیکٹرانکس
7	499	492	دیگر

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

سال بسال 47.7 فیصد ہو جاتی ہے۔ جولائی تا مارچ کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بجلی، تعمیرات اور مالی کاروبار کے شعبوں میں مرکوز رہی (جدول 5.4)۔ بجلی اور تعمیرات کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد کا بڑا ذریعہ چین تھا کیونکہ اس کی سرمایہ کاریاں سی پیک منصوبوں پر مرکوز رہی ہیں (شکل 5.4)۔

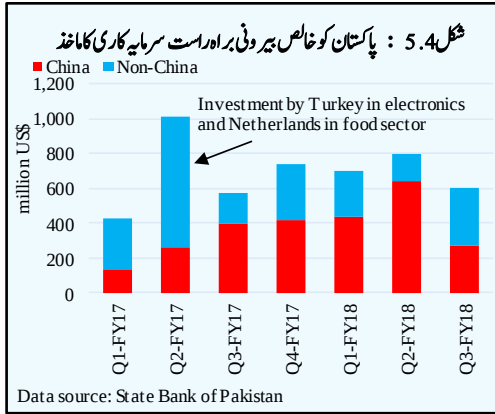
اس کے برعکس ٹیلی کام شعبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم حجم کے باوجود بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج ہوتا رہا۔ ملائیشیا سے 110 ملین ڈالر کی آمد کا اثنا روے کی ایک ٹیلی کام کمپنی کی جانب سے رقوم کے قدرے زیادہ اخراج نے زائل

کر دیا۔ ملائیشیا کی ایک فرم نے پاکستان میں موبائل سروس کے ایک اہم سروس پرووائیڈر کے ٹیلی کام ٹاورز کے آپریشن اپنی تحویل میں لیے تھے۔ اس شعبے میں رقوم کا اخراج پاکستان میں آپریٹ کرنے والے ایک ذیلی ادارے کی جانب سے اپنی پیرنٹ کمپنی کو کمپنی کے اندرونی قرضوں کی واپسی ہے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

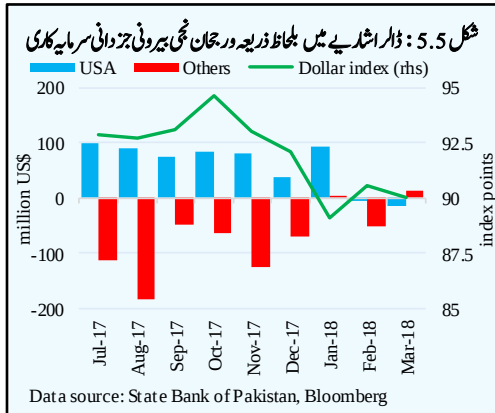
جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری بڑھ کر 2.4 ارب ڈالر ہو گئی جو مالی سال 17ء کی اسی مدت میں 0.6 ارب ڈالر تھی۔ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں سرکاری شعبے کو بالادستی حاصل رہی کیونکہ حکومت نے دسمبر 2017ء میں 2.5 ارب ڈالر کے یوروبانڈ اور صکوک جمع کیے تھے۔ اس کے برعکس جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں نجی انیکویٹی سرمایہ کاری کی مد میں 93.3 ملین ڈالر کا اخراج دیکھا گیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران امریکہ سے موصول ہونے والے 539.8 ملین ڈالر کا اثر دیگر ممالک کو 694.2 ملین ڈالر کے اخراج نے زائل کر دیا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

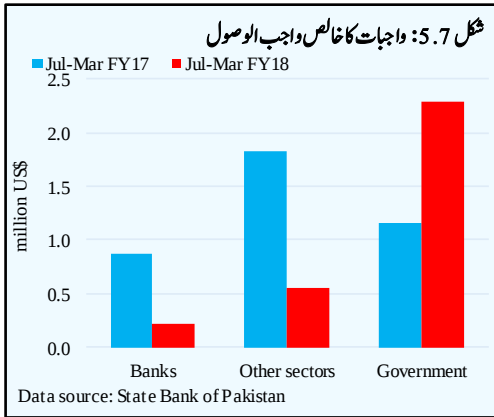
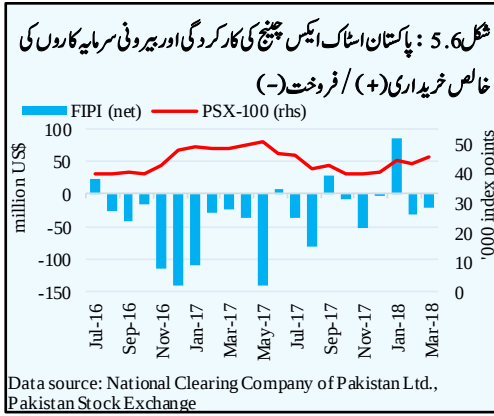


اہم بین الاقوامی کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں ڈالر اشاریے کے مطابق امریکی ڈالر کی کمزوری، پاکستان میں نجی ایکویٹی کی آمد و رفت کے رجحان سے اس انحراف کی جزوی وضاحت کرتی ہے۔ خصوصاً جولائی تا جنوری مالی سال 18ء میں بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے امریکی ڈالر کی کمزوری کے پیش نظر اپنے جزدان کو ہم آہنگ بنانے کی وجہ سے عالمی سرمائے کے بہاؤ میں اتار چڑھاؤ بڑھ گیا تھا، پاکستان میں بھی یہی صورت حال دیکھی گئی (شکل 5.5)۔

حالیہ مہینوں میں امریکہ میں مہنگائی کے امکانات کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات اور امریکی مرکزی بینک کی جانب سے فیڈرل پالیسی ریٹ میں متوقع اضافہ عالمی جزدانی سرمایہ کاری کی آمد و رفت کے متعلق غیر یقینی صورت حال میں مزید شدت لانے کا باعث بنا۔ یہ امر حیران کن نہیں ہے کہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں دنیا بھر کی ایکویٹی منڈیوں میں اثاثوں کی فروخت دیکھی گئی، جسے امریکہ میں بلند شرح سود اور کارپوریٹ شعبے کی نفع یابی پر اس کے اثرات کے خدشات نے جنم دیا۔



لہذا، بیرونی سرمایہ کاروں نے پاکستان سمیت ابھرتی منڈیوں میں اپنے اثاثوں کو فروخت کر کے فنڈز بیرون ملک منتقل کر دیے۔ امریکہ سے جنوری 2018ء میں 92.4 ملین ڈالر کی رقوم کی آمد کے علاوہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں رقوم کا اخراج دیکھا گیا۔ غیر اقامتی جزدانی بہاؤ کے بل بوتے پر مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔



جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں مجموعی بنیادوں پر پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں 124.0 ملین ڈالر کی خالص بیرونی فروخت ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 483.0 ملین ڈالر کی خالص فروخت ہوئی تھی (شکل 5.6)۔

عالمی سطح پر کرنسیوں میں اتار چڑھاؤ کے علاوہ نجی ایکویٹی کے اخراج کا ایک اہم سبب ریٹنگ ایجنسی فچ کی جانب سے پاکستانی قرضوں کے امکانات کی درجہ بندی میں حالیہ کمی سے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید ٹھیس پہنچنا ہے، جس کے نتیجے میں فروری میں ثانوی بازاروں میں پاکستانی یورو بانڈ کی یافت بڑھ گئی۔ مزید برآں، آئندہ عام انتخابات کے باعث بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال ممکنہ طور پر جزدانی سرمایہ کاری کی مد میں مزید رقوم کی آمد کے امکانات کو کمزور کرنے کا سبب بنی ہے، کیونکہ سرمایہ کار اپنی رقوم کو اس وقت تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جب تک نئی حکومت پالیسی کی سمت کا تعین نہیں کرتی۔

دیگر سرمایہ کاری

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بیرونی قرض گیری میں خالص حکومتی قرضے گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنے سے زیادہ ہو گئے (شکل 5.7)۔ اس اضافے کا اہم سبب اس مدت کے دوران قدرے بلند خام قرض گیری اور کم ادائیگیاں ہیں۔

حکومت نے اعانت میزانیہ کے ساتھ ساتھ انفرسٹرکچر منصوبوں کے لیے کمرشل بینکوں اور چین سے قرضے لینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ درآمدی اخراجات کی مالکاری کے لیے حکومت نے قلیل مدتی بنیادوں پر اسلامی ترقیاتی بینک سے قرضہ لیا تھا (جدول 5.5)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

5.4 شرح مبادلہ

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 9.2 فیصد کمی دو اقساط میں ہوئی: دسمبر 2017ء میں 4.4 فیصد اور مارچ 2018ء میں 4.3 فیصد۔ اس کے مقابلے میں برطانوی پونڈ اور جاپانی ین جیسی پیشتر اہم کرنسیوں کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں اضافہ ہوا، جس کا نتیجہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں ان کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں مزید کمی کی صورت میں برآمد ہوا (جدول 5.6)۔⁸

اس کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 11.1 فیصد کمی ہوئی۔ اگرچہ پاکستان میں مہنگائی کی صورت حال خوش آئند رہی لیکن نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کی قدر میں تقریباً اتنی ہی کمی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ پر منتقل ہوئی، جس میں 10.6 فیصد کمی ہوئی۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی قدر میں کمی سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ عالمی منڈی میں حقیقی معنوں میں پاکستان کی برآمدی مسابقت میں اضافہ ہوا ہے (شکل 5.8)۔ چونکہ مغربی معیشتوں میں مہنگائی کی توقعات مضبوط ہو رہی ہیں لہذا، اگر پاکستان میں مہنگائی کا دباؤ کمزور رہا تو پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ آئندہ چند مہینوں میں کم رہنے کا امکان ہے۔

5.5 تجارتی کھاتہ⁹

برآمدات کی نمو کے مستحکم ہونے اور درآمدات کی نمو میں کمی کے باوجود مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان کا تجارتی

جدول 5.5: سرکاری قرض گیری کے ماخذ
(غام تقسیم، ملین امریکی ڈالرز میں)

مطلق تبدیلی	جولائی تا مارچ م 18ء	جولائی تا مارچ م 17ء	مجموعی تبدیلی قرضے
2,574	7,529	4,955	یورپ / سکوک
1,500	2,500	1,000	کمرشل بینک
407	1,722	1,315	چین
182	1,215	1,033	اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی)
599	950	351	ایشیائی ترقیاتی بینک
-171	586	757	انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن
83	240	158	آئی بی آر ڈی
-48	130	178	دیگر
23	187	164	

ڈیٹا کا ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

⁸ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستانی روپے کی قدر یورو (16.0 فیصد)، جاپانی ین (13.9 فیصد) اور برطانوی پونڈ (16.1 فیصد) کے مقابلے میں کم ہوئی ہے۔

⁹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن کی معلومات اور سیکشن 5.1 میں دیے گئے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار میں مماثلت ضروری نہیں۔ ڈیٹا کے ان دونوں سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے برائے مہربانی دیکھیے ضمیمہ اعداد و شمار کی توضیح۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

جدول 5.6: امریکی ڈالر کے مقابلے میں منتخب کرنسیوں کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-)

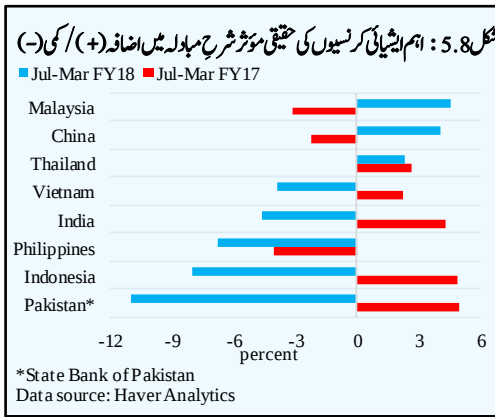
تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	م س 17ء	م س 18ء	م س 17ء	م س 18ء
پاکستانی روپیہ	-0.24	-4.81	-0.01	-9.61	
بھارتی روپیہ	4.72	-2.33	4.09	-0.7	
جاپانی ین	4.31	5.73	-8.23	5.34	
چینی یوآن	0.75	3.38	-3.61	7.9	
یورو	1	2.34	-4.15	8.08	
برطانوی پونڈ	1.22	3.72	-7.77	8.24	
تھائی بھات	4.12	4.07	2.23	8.94	
لائسٹارنگٹ	1.37	4.04	-8.99	11.09	

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

خسارہ 9.5 ارب ڈالر کی تاریخی بلند سطح پر پہنچ گیا۔¹⁰ برآمدی مقدار میں وسیع البنیاد اضافے کا اثر درآمدی مقدار میں اضافے نے زائل کر دیا اور اجناس کی بلند قیمتیں صورت حال میں مزید بگاڑ کا باعث بنیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں مجموعی طور پر تجارتی خسارہ بڑھ کر 27.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 17.6 فیصد زیادہ ہے۔

برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران برآمدات 13.1 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 17.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ صرف مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کی برآمدات میں 17.1 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی جو گزشتہ چھ برسوں کی کسی بھی تیسری سہ ماہی میں ہونے والی بلند ترین نمو ہے، جبکہ زرمبادلہ آمدنی بڑھ کر 6.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ زیادہ تحریک روایتی اجزاء (جیسے ٹیکسٹائل اور چاول) اور چینی، سمندری غذائی اشیاء، پھلوں اور پیٹرو لیوم مصنوعات جیسی غیر روایتی مصنوعات کی بلند بحری ترسیلات سے ملی (جدول 5.7)۔



مختلف برآمدی شعبوں میں نمو کی وضاحت تین عوامل سے ہوتی ہے۔ اول، کپاس، چاول اور چینی کی بلند ملکی پیداوار اور گندم کے فاضل اسٹاک سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملی کہ ملک کے پاس اس سال قابل برآمد فاضل ذخیرہ موجود ہے۔¹¹

¹⁰ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں تجارتی خسارہ بھی ریکارڈ بلند ترین سطح پر تھا۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کا تجارتی خسارہ ملکی تاریخ کا دوسرا بڑا تجارتی خسارہ تھا۔ اس سے قبل مالی سال 17ء کی چوتھی سہ ماہی میں بلند ترین فرق (8.2 ارب ڈالر) ریکارڈ کیا گیا تھا۔

¹¹ رواں سال چاول کی ملکی پیداوار 7.4 ملین ٹن کی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئی جبکہ کپاس کی پیداوار 11.9 ملین گانٹھوں تک پہنچ گئی۔

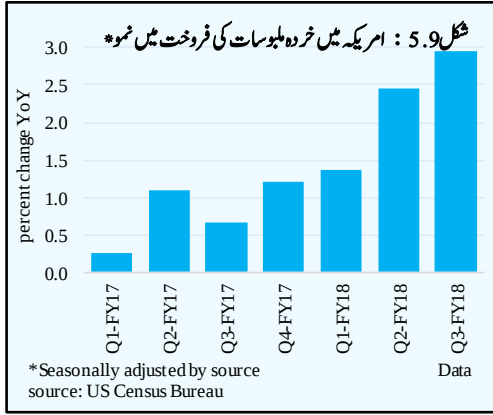
پاکستانی معیشت کی کیفیت

دوم، امریکی ڈالر اور یورو کے مقابلے میں خاص طور پر دسمبر 2017ء کے بعد پاکستانی روپے میں سازگار اتار چڑھاؤ نے تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل اور چاول دونوں کی برآمدی مقدار اور مالیت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جہاں تک ٹیکسٹائلز کا تعلق ہے تو یورپی یونین کے پاکستانی

جدول 5.7: جولائی تا دسمبر میں پاکستان کی اہم برآمدات					
ملین امریکی ڈالر					
جزا	م 17ء	م 18ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر
غذائی گروپ	2,679.1	3,403.3	751.2	-	-
باسقتی چاول	290.9	368.2	77.3	46.2	31.0
غیر باسقتی	879.8	1,126.5	246.7	147.5	99.3
سمندری غذا	275.8	315.6	39.8	75.2	-35.4
ٹیکسٹائل گروپ	9,270.8	9,983.3	712.5	-	-
خام کپاس	41.1	55.8	14.7	17.0	-2.3
سوتی دھاگہ	941.4	987.6	46.2	111.3	-65.1
سوتی کپڑے	1,614.3	1,630.6	16.3	61.4	-45.1
نٹ ویئر	1,734.4	1,971.8	237.4	29.0	208.5
بستر کی چادریں	1,594.0	1,674.0	80.0	70.3	9.7
توپے	591.3	598.8	7.6	54.7	-47.1
تیار ملبوسات	1,704.6	1,918.9	214.3	215.9	-1.6
پیڑ ولیم مصنوعات گروپ	138.4	297.7	159.3	-	-
پیڑ ولیم مصنوعات	56.3	142.5	86.2	61.6	24.6
خام تیل	49.6	115.9	66.2	46.2	20.0
دیگر اشیا	2,283.8	2,527.7	243.9	-	-
چمڑا	252.4	196.8	-55.7	65.0	-120.7
چمڑا مصنوعات	375.2	354.6	-20.6	-	-
پلاسٹک	164.7	162.4	-2.3	25.2	-27.5
فارما	158.2	153.8	-4.5	3.6	-8.1
سینٹ	191.5	107.9	-83.6	-16.2	-67.4
مجموعی برآمدات	15,096.5	17,069.0	1,972.5	1,822.0*	27.0*

ڈیٹا کا اخذ: پاکستان دفتر شماریات
 * ان 127 جزا کے لیے جن کی مقدار اور قیمت کا ڈیٹا دستیاب ہے

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء



برآمد کنندگان نے یورو کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور جی ایس پی پلس کے تحت صفر ڈیوٹی رسائی دونوں عوامل سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔¹²

سوم، امریکہ میں مستحکم ہوتی صارفی طلب کی عکاسی حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں صرف کے بڑھتے ہوئے حصے اور ملبوسات اور معاون اشیا کی خردہ فروخت میں اضافے سے ہوتی ہے (شکل 5.9)، نتیجتاً اس ملک

میں ملبوسات کی درآمدات کی طلب بڑھ گئی

ہے۔¹³ پاکستان نے دیگر ابھرتی منڈیوں سے مل کر

یہ بلند طلب پوری کی، تاہم پاکستانی برآمد کنندگان

نے دیگر ممالک کے مقابلے میں اس سے کم فائدہ

اٹھایا (جدول 5.8)۔

ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستانی ٹیکسٹائل

کی برآمدات میں 7.7 فیصد سال بسال نمو کے

ساتھ بڑھ کر 10.0 ارب ڈالر ہو گئیں۔ یہ امر

حوصلہ افزا ہے کہ برآمدی مقدار نے برآمدی

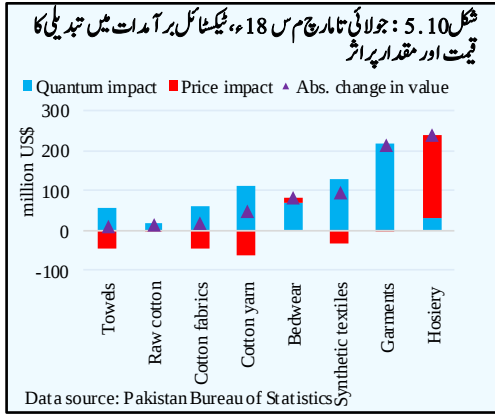
آمدنی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جبکہ تیار

ملبوسات جیسے بعض شعبوں میں بلند برآمدی مقدار نے کم اکائی قدروں کی تلافی کردی (شکل 5.10)۔

¹² دسمبر تا مارچ مالی سال 18ء میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں پاکستانی روپیہ اوسطاً یورو کے مقابلے میں 17.3 فیصد اور ڈالر کے مقابلے میں 5.2 فیصد کم تھا۔ فروری 2018ء میں یورپی یونین نے پاکستان کے لیے جی ایس پی پلس اسٹیٹس کی مزید دو برسوں کے لیے تجدید کردی تھی۔

¹³ مثلاً، امریکہ میں صرف کے ذاتی اخراجات میں سہ ماہی بہ سہ ماہی نمو گزشتہ سات میں سے پانچ سہ ماہیوں میں مجموعی حقیقی جی ڈی پی نمو سے تجاوز کر چکی ہے (ماخذ: ہیورائیٹکس)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت



منڈی کے لحاظ سے یورپی یونین کو برآمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا جہاں پر پاکستانی ٹیکسٹائلز کو جی ایس پی پلس اسکیم کے تحت صفر درجہ بندی کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح، امریکہ کو ٹیکسٹائل برآمدات میں بھی بحالی دیکھی گئی، اگرچہ اس مدت میں کم اکائی قیمتیں ان میں کمی کا باعث بنی تھیں۔

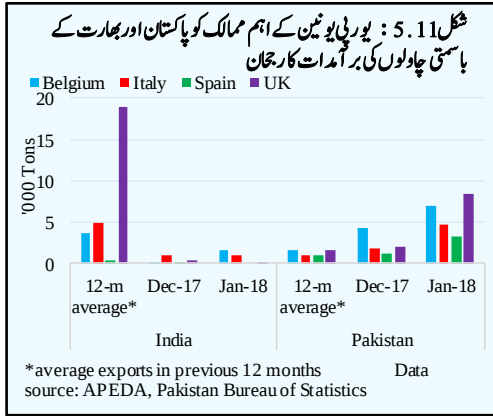
غیر ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مالی سال 2018ء میں پاکستانی غذائی برآمدات 28.0 فیصد کے مضبوط اضافے کے ساتھ بڑھ کر 3.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس میں چاول، چینی اور گندم کے صحت مند حصے نے اہم کردار ادا کیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2018ء میں پاکستانی چاول کی برآمدات میں مضبوط بحالی ہوئی اور یہ 27.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ باسستی اور غیر باسستی دونوں قسم کے چاول کی فروخت میں دوہندسی نمو ہوئی کیونکہ برآمد کنندگان نے ان عوامل سے فائدہ اٹھایا: (i) افریقی ممالک میں بڑھتی ہوئی طلب اور (ii) بنگلہ دیش اور مڈغاسکر میں یکبارگی موسمی دھچکے، جنہوں نے ان ممالک کی دھان کی فصلوں کو نقصان پہنچایا اور بھاری درآمدات کی ضرورت بڑھ گئی۔¹⁴

منڈیوں کے لحاظ سے پاکستان کے باسستی چاول کے برآمد کنندگان نے یورپی یونین خاص طور پر برطانیہ اور سلیجم کی نفع بخش منڈی میں جزوی طور پر بھارتی حصہ حاصل کیا (شکل 5.11)۔ ایسا یورپی بلاک کی جانب سے فصلوں میں ایک کیڑے مار دوا کے استعمال پر جنوری 2018ء میں پابندی لگنے کے بعد ہوا، جس سے اس خطے کو بھارتی باسستی چاول کی برآمدات کو شدید نقصان پہنچا۔ خوش قسمتی سے پاکستان کی یورپی یونین کو بلند بحری ترسیلات نے مشرق وسطیٰ کی روایتی منڈیوں (متحدہ عرب امارات، قطر اور یمن) کو روانہ کی جانے والی برآمدی مقدار میں کمی کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا۔

¹⁴ مالی سال 2018ء کی تیسری سہ ماہی میں چاول کی مقدار اور مالیت دونوں لحاظ سے مضبوط ترین سال بسال نمو ہوئی۔ تیسری سہ ماہی میں چاول کی برآمدات میں 31.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ پہلی اور دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 22.0 فیصد اور 1.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اسی طرح، مالیت کے لحاظ سے چاول کی برآمدات میں تیسری سہ ماہی کے دوران 40.9 فیصد اضافہ ہوا جو دوسری سہ ماہی کے 32.0 فیصد اور پہلی سہ ماہی کے 12.6 فیصد سے زیادہ ہے۔



افریقی ممالک خاص طور پر مڈغاسکر اور سنگال کو غیر باسستی چاول کی بحری ترسیلات میں مضبوط اضافہ ہوا، جس سے افغانستان، چین اور انڈونیشیا جیسے ایشیائی ممالک کو برآمدات کی کم مقدار کا اثر مکمل طور پر زائل کرنے میں مدد ملی۔¹⁵

آگے چل کر بنگلہ دیش اور مڈغاسکر کے یکبارگی طلب کے دھچکے جیسے حالات دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے اور امکان ہے کہ ان ممالک کو برآمدات معمول پر آجائیں گی۔¹⁶

حکومت کی جانب سے شکر اور گندم پر برآمدی زر اعانت کے اعلان کے نتیجے میں ان دونوں زرعی اجزاء کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر شکر کی برآمدات کی رفتار نومبر 2017ء سے بڑھی ہے کیونکہ حکومت نے 10,700 روپے فی میٹرک ٹن زر اعانت پر 500,000 میٹرک ٹن برآمد کرنے کی اجازت دی تھی۔¹⁷ اگرچہ بعد ازاں برآمدی کوٹہ بڑھا کر 2.0 ملین میٹرک ٹن کر دیا گیا لیکن برآمد کنندگان آخر مارچ 2018ء تک منظور شدہ کوٹہ میں سے صرف نصف کو بیرون ملک فروخت کر سکے (یعنی 1.0 ملین میٹرک ٹن)۔ افغانستان اور بھارت پاکستانی شکر کے سب سے بڑے خریدار بن کر سامنے آئے ہیں۔

اسی طرح، گندم کی برآمدات کی رفتار فروری 2018ء سے بڑھی ہے۔ دراصل، گندم کی برآمدی مقدار اپنی دوسری بلند ترین سطح تک پہنچنے کی راہ پر گامزن ہے اور اب تک 0.3 ملین میٹرک ٹن سے زیادہ کی بحری ترسیلات بیرون ملک بھیجی جا چکی ہیں۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران

¹⁵ یہ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے جاری کردہ جولائی تا فروری مالی سال 18ء کے تازہ ترین دستیاب تفصیلی اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

¹⁶ سیزن 2018ء میں ملکی پیداوار کی بحالی کے باعث بنگلہ دیش کی چاول کی درآمدات میں 25.0 فیصد کمی متوقع ہے۔ مڈغاسکر کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے جہاں موسمی دھچکے کی وجہ سے 13 برسوں میں چاول کی کم ترین پیداوار کے بعد امکان ہے کہ اس میں بحالی ہوگی (ماخذ: رائس مارکیٹ مانیٹر اپریل 2018ء، ایف اے او)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 18ء میں پاکستان کی غیر باسستی برآمدات کی مقدار میں مڈغاسکر کا حصہ 69.9 فیصد تھا۔

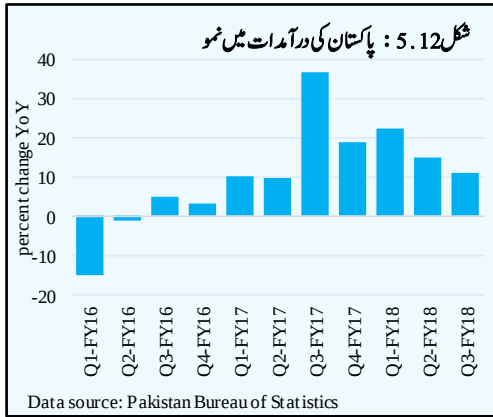
¹⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستان کی 1.0 ملین میٹرک ٹن چینی کی برآمدات کی مالیاتی لاگت 10.8 ارب روپے (یا 97.0 ملین ڈالر، نومبر تا مارچ مالی سال 18ء کی مدت میں 110.84 روپے فی ڈالر کی اوسط کرب شرح پر) تھی۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں کہ آیا حکومت نے گندم پر زر اعانت کی مد میں واجب الوصول ساری رقم جاری کر دی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مسلسل ہیمپرفصل کے نتیجے میں خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیوں کے پاس کافی ذخائر جمع ہو گئے ہیں (باب 2)۔¹⁸ اس لیے حکومت نے زراعت دینے کے باوجود انہیں برآمد کرنے کی اجازت دے دی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران پاکستان کی سمندری غذائی اشیاء کی برآمدات 14.4 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 315.6 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ پاکستانی سمندری غذائی مصنوعات کے اہم خریدار چین، جاپان اور انڈونیشیا تھے۔ اس زمرے کی اہم برآمدی مصنوعات میں جھینگے، کیڑے اور جھینگا مچھلی (lobster) شامل ہیں۔

درآمدات



جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستان کی سامان تجارت کی درآمدات کی مالیت 44.4 ارب ڈالر تھی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 15.8 فیصد زیادہ ہے۔ اگرچہ درآمدات میں نمو گزشتہ برس کے مقابلے میں کم (شکل 5.12) ہوئی ہے لیکن یہ پھر بھی برآمدات کی صحت مند نمو کا اثر مکمل طور پر زائل کرنے کے لیے کافی تھا۔ مشینری کی کم درآمدات اور کمزور غذائی درآمدات کا سازگار اثر توانائی اور دھاتوں کی قیمتوں کے بڑھنے اور ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی درآمدات نے زائل کر دیا (جدول 5.9)۔

¹⁸ جنوری 2018ء میں حکومت نے 159 ڈالر فی میٹرک ٹن زراعت پر 2 ملین میٹرک ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دی تھی۔ زراعت میعاد آخر جون 2018ء تک ختم ہو جائے گی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

جدول 5.9: جولائی تا مارچ میں پاکستان کی اہم درآمدات ملین امریکی ڈالر			
17ء	18ء	مطلق تبدیلی	17ء
توانائی	7,756.2	10,224.3	2,468.2
پیٹرولیم مصنوعات	4,848.0	5,459.9	611.9
خام تیل	1,840.7	2,933.5	1,092.8
ایل این جی	887.2	1,610.6	723.4
مشینری گروپ	8,824.1	8,470.7	-353.5
بجلی کی پیداوار	2,370.3	1,922.8	-447.5
برقی	1,661.6	1,591.2	-70.5
تعمیرات	373.2	268.1	-105.1
ٹیکسٹائل	401.1	424.2	23.1
دیگر مشینری	2,531.1	2,678.1	147.0
ٹرانسپورٹ گروپ	2,287.4	3,248.0	960.6
کاریں	770.5	952.5	182.0
ٹرک اور بسیں	420.5	468.2	47.6
طیارے و بحری جہاز	329.6	762.1	432.5
غذائی گروپ	4,526.7	4,728.3	201.6
چائے	411.2	451.3	40.1
پام آئل	1,384.1	1,543.9	159.8
دالیں	722.7	408.0	-314.6
ٹیکسٹائل گروپ	2,377.1	2,534.9	157.8
خام کپاس	487.3	573.5	86.2
مصنوعی ریشہ	486.4	487.5	1.1
زرعی و مکینیکل	5,546.7	6,481.7	935.0
کھاد	478.5	615.3	136.7
دھاتی گروپ	3,148.0	3,992.3	844.3
لوہا اور فولاد کا اسکریپ	767.5	1,164.8	397.3
لوہا اور فولاد	1,530.6	1,842.8	312.2
مجموعی درآمدات	38,369.2	44,438.6	6,069.4

ذرائع: گاما خفہ: پاکستان دفتر شماریات

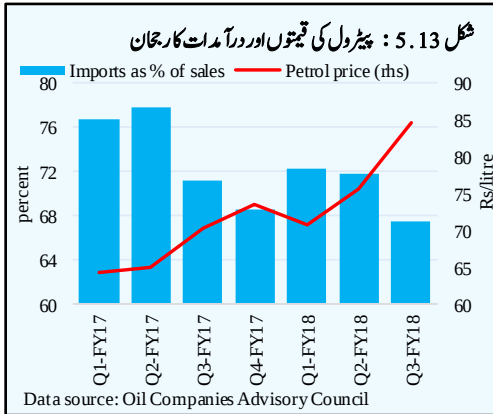
پاکستانی معیشت کی کیفیت

توانائی کی درآمدات

پیٹرولیم مصنوعات، خام تیل اور ایل این جی پر مشتمل پاکستان کی توانائی کی درآمدات جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران 31.8 فیصد اضافے

جدول 5.10: پاکستان کی توانائی کی درآمدات کی مقدار (ملین میٹرک ٹن)					
تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ			فیصد تبدیلی	مکس 17ء
	مکس 18ء	مکس 17ء	فیصد تبدیلی		
ہائی اسپیڈ ڈیزل	2.7	3.0	8.8	0.9	0.9
فرنس آئل	5.0	3.2	-36.0	0.2	1.3
خام تیل	6.3	7.8	24.1	2.6	2.0
پیٹرول	3.7	3.9	4.2	1.2	1.1
دیگر	0.1	0.2	110.7	0.1	0.0
کل	17.8	18.0	1.2	5.0	5.4
ایل این جی*	2.1	3.6	71.4	-	-

* پاکستان دفتر شماریات ڈیٹا برائے جولائی تا فروری
ڈیٹا کا ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائسری کونسل



کے ساتھ بڑھ کر 10.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اہم بات یہ ہے کہ قیمت کا اثر زیادہ نمایاں تھا اور خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والے سال بسا ل اضافے میں اس کا حصہ 85.6 فیصد تھا۔ یہ اس مدت میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان سے ہم آہنگ ہے، جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسطاً 22.0 فیصد زیادہ تھیں۔ اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے مقابلے میں اس سال ایل این جی کی اوسط نشانہ عالمی قیمتیں 17.6 فیصد زیادہ تھیں۔¹⁹

¹⁹ بحوالہ جاپان کے لیے ایل این جی کی درآمدی قیمت (cif) (ماخذ: بیورائٹلیکس)۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

جدول 5.11: بجلی کی پیداوار بلحاظ ذریعہ (گیگاواٹ اور)			
مطلق تبدیلی	جولائی تا مارچ م 17ء	جولائی تا مارچ م 18ء	مطلق تبدیلی
آبی	22,944	20,904	-2,039
گیس	22,087	28,804	6,717
فرنس آئل	23,011	17,720	-5,292
کونڈ	58.64	7,393	7,335
ایٹمی	4,284	6,572	2,287
دیگر	3,349	4,158	810
کل	75,734	85,552	9,818

ڈیٹا کا ماخذ: نییشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں 9.8 فیصد کمی ہوئی، تاہم اس کی اکائی قیمتوں میں اضافے نے اس کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا۔ اس کے نتیجے میں درآمدی مالیت 12.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 5.5 ارب ڈالر ہو گئی۔

اس مقداری کی کاسبب رواں سال کی تینوں سہ ماہیوں میں فرنس آئل کی کم خریداری تھی (جدول 5.10)۔ بجلی کی پیداوار کی فرنس آئل سے کونسلے اور ایل این جی پر منتقلی اور ایندھن کی ملکی پیداوار بڑھنے کی وجہ سے مالی سال 18ء میں اس کی درآمدات کی طلب کم ہو گئی تھی۔²⁰ بجلی کے شعبے کو فرنس آئل کی فروخت میں بھی 26.5 فیصد کمی آئی ہے۔²¹

دیگر مصنوعات میں پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی درآمدی مقدار میں اضافے کا رجحان رہا، جس سے ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مضبوط طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ پھر بھی پیٹرول کی درآمدات میں بتدریج سست رفتاری دیکھی گئی ہے۔ ممکنہ طور پر ملکی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ

جدول 5.12: جولائی تا مارچ ٹرانسپورٹ درآمدات کی تفصیل			
ملین امریکی ڈالرز	م 17ء	م 18ء	مطلق تبدیلی
کاریں	770.5	952.5	182.0
مکمل ساختہ یونٹ	294.9	360.5	65.6
الک الگ ہرزوں کی شکل میں	475.6	592.0	116.4
بیس اور فرک	420.5	468.2	47.7
مکمل ساختہ یونٹ	236.7	186.1	-50.6
الک الگ ہرزوں کی شکل میں	183.8	282.1	98.3
موٹر سائیکلیں	68.3	83.3	15.0
پرزے	351.0	436.8	85.8
دیگر	201.2	212.6	11.4
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	329.6	762.1	432.5
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	146.3	332.6	186.3
ٹرانسپورٹ گروپ	2,287.5	3,248.0	960.6

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁰ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بجلی کی مجموعی پیداوار میں فرنس آئل کا حصہ گزشتہ برس کے 30.4 فیصد سے کم ہو کر 20.7 فیصد پر آگیا (ماخذ: نییشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی)۔

²¹ ماخذ: آئل کیمپیز ایڈوائزری کونسل

تیل کی بلند عالمی قیمتوں کی ملکی قیمتوں پر منتقلی پیٹرول کی درآمدات کی طلب میں کمی کا باعث بنی ہے (شکل 5.13)۔²²

مقدار اور مالیت دونوں لحاظ سے ایل این جی اور کونسلے کی درآمدات بڑھ گئیں جو بجلی کے شعبے کی بلند طلب سے ہم آہنگ ہے (جدول 5.11)۔²³ آخر مارچ مالی سال 18ء تک ایل این جی کی درآمدات 81.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ چکی ہیں۔ اس کے مطابق آخر فروری 2018ء تک ایل این جی درآمدات کی مقدار میں 65.9 فیصد کا بھاری اضافہ ہو چکا ہے۔

جہاں تک کونسلے کا تعلق ہے تو جولائی تا جنوری مالی سال 18ء میں اس کی درآمدی مقدار دگنی سے زیادہ ہو چکی ہے، جو اس سال کام شروع کرنے والے بجلی کے دو اہم منصوبوں کے ساتھ سینٹ ساز فرموں کی طلب کو بھی ظاہر کرتی ہے جو اسے خام مال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔²⁴ اس کے ساتھ ساتھ اس مدت میں کونسلے کی اوسط عالمی قیمتوں میں ہونے والے 13.3 فیصد اضافے نے کونسلے کی درآمدی مالیت کو مزید بڑھا دیا۔²⁵

غیر توانائی درآمدات

مشینری کی درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں غیر توانائی درآمدات کے سب سے بڑے گروپ مشینری کی درآمدات 4.0 فیصد کمی کے ساتھ 8.5 ارب ڈالر پر آگئیں۔ یہ گزشتہ برس سے بالکل مختلف ہے، جب ان کی خریداریوں میں 42.0 فیصد اضافہ ہو گیا تھا اور انہوں نے ملک کی مجموعی درآمدات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ذیلی زمروں کے مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سی پیک منصوبوں کے تحت بجلی کی پیداوار، برقی اور تعمیراتی مشینری کی درآمدات میں رواں سال کمی آئی ہے کیونکہ سی پیک کے تحت جلد تکمیل کے مراحل طے کرنے والے پیشتر منصوبے مکمل ہونے والے ہیں۔

²² جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں حکومت نے پیٹرول کی قیمتوں میں مجموعی طور پر 15.27 روپے فی لیٹر (21.0 فیصد) کا اضافہ کیا۔ اسی مدت میں پیٹرول کی ملکی پیداوار سال بسال بنیادوں پر 18.6 فیصد بڑھی ہے۔

²³ پاکستان کے اقتصادی سروے 2017-18ء کے مطابق جولائی تا فروری مالی سال 18ء میں ایل این جی کی 63 فیصد درآمدات کو بجلی کے شعبے نے استعمال کیا تھا۔

²⁴ دو منصوبوں میں ساہیوال اور پورٹ قاسم شامل ہیں جن کا افتتاح بالترتیب جولائی اور نومبر 2017ء میں کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں، جولائی تا جنوری مالی سال 18ء میں سینٹ کی ملکی پیداوار میں 12.1 فیصد اضافہ ہوا، جس سے کونسلے کی طلب بڑھ گئی۔

²⁵ جولائی تا فروری مالی سال 18ء میں ملک نے 772.5 ملین ڈالر کی لاگت پر 7.7 ملین میٹرک ٹن کوئلہ درآمد کیا۔

دوسری جانب، نو مہینوں میں موبائل فون کی درآمدات 15.1 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 603.4 ملین ڈالر تک پہنچ چکی ہیں، جس کی وجہ سے ٹیلی کام شعبے کی مجموعی درآمدات بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ درآمد شدہ موبائل فونوں کی مجموعی تعداد میں کمی آئی ہے لیکن ان کی درآمدی مالیت بڑھ چکی ہے، جس سے عوام کی جانب سے میٹنگے، اعلیٰ خصوصیات کے حامل فونوں کو ترجیح دینے کی نشاندہی ہوتی ہے۔²⁶

ٹرانسپورٹ

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران ٹرانسپورٹ کی برآمدات 42.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 3.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس مدت میں ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں ہونے والے سال بسال اضافے میں نامیہ لحاظ سے زیادہ حصہ طیاروں کے انجنوں اور پرزوں کا تھا۔ علاوہ ازیں، کاروں کی درآمدات (مکمل ساختہ اکائیوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں دونوں) میں اضافے کا رجحان مسلسل جاری رہا اور 23.6 فیصد نمو کے ساتھ یہ بڑھ کر تقریباً 1.0 ارب ڈالر کے نشان تک پہنچ گئیں (جدول 5.12)۔ نمو میں حصے کے لحاظ سے الگ الگ پرزوں کی درآمدات کو بالادستی حاصل رہی کیونکہ اسمبلنگ کے مقامی ادارے بلند پیداواری گنجائش کی سطح پر آپریٹ کرتے رہے (باب 2)۔²⁷

مکمل ساختہ کاروں کی درآمدات کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کاریں جس زمرے میں درآمد کی گئیں وہ 1,000 تا 1,500 سی سی تھا، جبکہ سال بسال اضافے کے لحاظ سے 800 تا 1000 سی سی زمرے کی کاریں زیادہ نمایاں رہیں۔ مسافت اور نیوی گیشن کی بہتر خصوصیات سے مزین ہونے کی وجہ سے نہ صرف کار رکھنے والے سروس پرووائیڈرز بلکہ درمیانے اور بلند آمدنی کے طبقات میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔

²⁶ جولائی تا فروری مالی سال 18ء میں ملک میں درآمد کیے گئے موبائل فونوں کی تعداد 6.9 ملین تھی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 29.4 فیصد زیادہ ہے۔ پھر بھی درآمدی مالیت 527.1 ملین ڈالر تھی جو کہ جولائی تا فروری مالی سال 17ء کے مقابلے میں 14.7 فیصد زیادہ تھی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

²⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں کاروں کی ملکی پیداوار میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 15.9 فیصد اضافہ ہوا جو اس عرصہ میں کاروں کی فروخت میں 15.6 فیصد اضافے سے ہم آہنگ ہے (ماخذ: پاکستان آٹو موبائل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔

غذا

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بحیثیت مجموعی غذائی گروپ کی درآمدات 4.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 4.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں یہ اضافہ کہیں زیادہ بلند ہو سکتا تھا اگر دالوں کی درآمدات میں نمو کی رفتار گزشتہ برس جتنی رہتی۔ لیکن ان کی درآمدات میں 43.5 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کا سبب ان کی کم مقدار ہے۔ مالی سال 18ء میں دالوں کی ملکی پیداوار گزشتہ برس جتنی رہی جبکہ مالی سال 17ء میں بھاری درآمدات کے نتیجے میں ان کی درآمدات کی طلب میں کمی آگئی۔²⁸

دوسری جانب دالوں کی درآمدات میں کمی کے نتیجے میں زرمبادلہ کی بچت کا اثر جزوی طور پر خوردنی تیل کی درآمدات نے زائل کر دیا۔ اس زمرے میں پام آئل کی درآمدات 11.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ سویا بین آئل کی درآمدات 52.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 110.6 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ملک کی خوردنی تیل کی درآمدات میں سویا بین آئل کا حصہ ابھی تک معمولی ہے تاہم سال کے دوران اس کی درآمدی مقدار کا دگنا ہونا دلچسپ امر ہے۔ اس کے باوجود تیسری سہ ماہی میں پام اور سویا بین آئل دونوں کی مقدار اور مالیت میں کمی دیکھی گئی۔

لوہا اور فولاد

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں پاکستان کی لوہے اور فولاد کی درآمدات 30.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 3.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس سے ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی کے تسلسل کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس زمرے میں مالیت (1.8 ارب ڈالر) کے لحاظ سے تیار مصنوعات کو بالادستی حاصل رہی، لیکن اس مدت میں سب سے بلند نمو (51.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر) اسکرپ کے زمرے میں دیکھی گئی۔ اسکرپ کی بلند درآمدات کے نتیجے میں مقامی پیداوار میں مضبوط نمو ہوئی اور سلاخوں اور چادروں کی پیداوار جولائی تا مارچ مالی سال

²⁸ مالی سال 18ء میں دالوں (چنا، مونگ، ماش اور مسور) کی مجموعی ملکی پیداوار 473,000 ٹن جبکہ گزشتہ برس یہ 474,000 ٹن تھی (ماخذ: پاکستان کا اقتصادی سروے، 2017-18ء)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران دالوں کی اوسط ملکی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 17.9 فیصد کم تھیں۔

18ء کے دوران بالترتیب 31.7 فیصد اور 23.4 فیصد بڑھ گئی۔²⁹ اس مدت میں اسکرپ اور تیار مصنوعات دونوں کی درآمدی مقدار کو بالادستی حاصل رہی کیونکہ دوسری اور تیسری سہ ماہیوں میں کم بین الاقوامی قیمتوں نے قیمت کے اثر کو کچھ متاثر کیا تھا۔³⁰

²⁹ مقامی صنعت کے لیے سازگار ضوابطی ماحول (فولاد کی تیار درآمدی مصنوعات پر عائد بھاری ڈیوٹیوں کی وجہ سے) کی موجودگی نے بھی رواں سال اس شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں کردار ادا کیا۔ فولاد کی درآمدات پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹیوں کی تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 18ء کا سیکشن 5.5۔

³⁰ اکتوبر تا مارچ مالی سال 18ء میں کچھ دھاتوں کی اوسط عالمی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 10.9 فیصد کم تھیں (ماخذ: بلومبرگ)۔